دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

شعبہ تاریخ وثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں پروفیسر مشیر الحسن کی وراثت اور خدمات کو خراج پیش کرنے کے لیے پانچواں پروفیسر مشیر الحسن یادگاری خطبہ منعقد کیا گیا

New Delhi, August 13, 2025

شعبہ تاریخ وثقافت، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ممتاز مورخ، سرکردہ ماہر تعلیم اور سابق شیخ الجامعہ پروفیسر مشیر الحسن کی یاد میں مورخہ گیارہ اگست دو ہزار پچیس کو پانچواں مشیر الحسن یادگاری خطبہ منعقد کیا۔ یہ لیکچر سیریز پروفیسر مشیر الحسن کو جدید ہندوستانی تاریخ کے ایک اہم اسکالر کے طور پر جنھوں نے فرقہ پرستی، قومیت پرستی اور مسلم آئیڈینٹی کے موضوعات پر غیر معمولی کام کیا ہے ان کی خدمات کو خراج پیش کرنے کی کوشش ہے۔ پروفیسر حسن کے عہد وائس چانسلری میں جامعہ نے ایک پھولتے پھلتے علمی و دانشورانہ مقام کے طور پر اپنی شناخت قائم کی ہے۔

پروفیسر پریتی شرما، صدر شعبہ تاریخ وثقافت کے خطبہ استقبالیہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔انھوں نے جامعہ کے سماجی ترقی پذیر اخلاقیات اور شعبے کی تنقیدی علمیت کی روایت کو یاد کرتے ہوئے اجلاس میں شریک مہمانان، مقررین، فیکلٹی اور طلبہ کا والہانہ خیر مقدم کیا۔انھوں نے پروفیسر حسن کی تاریخ نویسی کے مخصوص انداز، علمی مباحث کے انداز کو نئی جہت دینے اور جامعہ کی تعلیمی وانتظامی ترقی میں ان کی خدمات کا جائزہ پیش کیا۔

اس کے بعد شعبے میں تدریسی فرائض انجام دے رہے اور پروفیسر مشیر الحسن کے سابق شاگرد ڈاکٹر جاوید عالم کا یادگاری خطاب ہوا ۔ڈاکٹر عالم نے اپنے استاد کی چھتیس سالہ جامعہ کی ملازمت کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان کے شاندار علمی کیریئر جس میں انھوں نے سترہ کتابیں تصنیف کیں اور چھتیس کتابوں کی ترتیب وتدوین کی ان کی مفصل اور محبت وخلوص سے بھرپور تصویر پیش کی۔ ڈاکٹر عالم نے محمد علی جوہر جیسی شخصیات اور ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق مسخ شدہ بیانیوں کی ان کی تصحیح کے سلسلے میں پروفیسر مشیر الحسن کے علمی کارنامے بھی اجاگر کیا۔ نیز انھوں نے پروفیسر مشیر الحسن کے بطور صدر شعبہ، ڈین، نائب شیخ الجامعہ اور آخر کار شیخ الجامعہ جس میں انھوں نے تیس نئے مراکز قائم کیے، تین سو پچیس فیکلٹی آسامیاں لائے، دار الاقاموں کی توسیع کی اور کیمپس میں علمی فضا کو مضبوطی واستحکام عطا کیا ان کی انتظامی بصیرت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ممتاز مورخ اور 'گیٹنگ تو نو گاندھی: اے بایوگریفرس جرنی' کے سوانح نگار پروفیسر رام چندرا گوہا کا کلیدی خطبہ پروگرام کی سب سے خاص بات تھی۔ پروفیسر گوہا کا تعارف کراتے ہوئے شعبے میں ایم۔ اے۔ کی طالبہ فرزانہ فضل نے پروفیسر گوہا کا تعلیمی پس

منظر بتایا جس میں دہلی اسکول آف اکونومکس اور آئی آئی ایم کولکتہ، یالے، اسٹینفورڈ اور ایل ایس سی میں ان کی فیلوشپ اور ماحولیاتی تاریخ ،سیاست اور کرکٹ تک میدانوں پر پھیلی ان کے متنوع کاموں کی تفصیلات شامل تھیں۔

اپنے لیکچر میں گوہانے پروفیسر مشیرالحسن کے ساتھ آرکائیوز میں انیس سو بیاسی میں اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر حسن کی کشادہ ظرفی، فیاضی اور عالمانہ قیادت کی تعریف کی۔ انھوں نے اپنے سفر کو مہاتما گاندھی کے سوانح نگار کے طور پر پیش کیا اور گاندھی کی زندگی کے چند نامعلوم واقعات بھی بتائے۔ گاندھی کے قدامت پرستانہ اور غائی تصوریت اور ان کی سیاسی تحریک سے پرے پروفیسر گوہا نے واضح کیا کہ انیس سو ساٹھ سے گاندھی کی شبیہ کو کس طرح مختلف انداز میں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ گاندھی جی کے افریقہ میں دوران قیام سے لے کر ماحولیات اور ذات پات مخالف تحریک پر ان کے گہرے اثرات سے مثالیں دے کر گوہا نے انتہائی دلنشیں انداز میں بتایا کہ ان کی سوانح تحریر کرنے کے زمانے میں انھیں گاندھی کی شخصیت کی متعدد جہات کا علم ہوا جن کا تعلق کھیل کود اور سماجی درجہ بندی سے لے کر چپکو آندولن جیسی تحریک کے ماحولیاتی تشویشات سے تھا۔ ہندوستانی علمی اکائیوں کو خاص طور پر سوانح نویسی کے تناظر میں کس طرح کے چیلنجز کا سامنا ہے اس پر اظہار خیال کے ساتھ لیکچر اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد پروفیسر عرفان حبیب نے تبصرہ کرتے ہوئے ہندوستان کی متنوع علمی روایات کو اجاگر کیا اور تکثیری تناظر میں گاندھی کے مقام کا تعین کیا۔

پروفیسر مظہر آصف شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروگرام کے مہمان خصوصی تھے انھوں نے صدارتی گفتگو کی۔ انھوں نے خود پر گاندھی اور پریم چند کے اثرات کا ذکر کیا اور بتایا کہ جامعہ کس طرح کامیابی کے ساتھ ان کی وراثتوں کو آگے لے جا رہی ہے۔ انھوں نے علم ،تعلیم اور تربیت کے جامعہ کے فلسفے پر زور دیا اور کہا کہ تعلیم کی ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاقی ترقی بھی ضروری ہے۔ نیز انھوں نے پروفیسر مشیر الحسن کی خدمات کے بنیادی سروکار یعنی حاشیائیت کے چیلنج سے نمٹنے کے ضرورت پر بھی بات کی۔

شعبہ تاریخ وثقافت کے ایم۔ اے کی طالبہ ثانیہ آفرین نے پروگرام کی نظامت کی اور ایک ایم۔ اے کی ایک دوسری طالبہ ہنسیکا نے شکریے کی رسم ادا کی جس کے بعد قومی ترانے کی نغمہ سرائی عمل میں آئی۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ